روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 20 جون 2003ء 19 ربیع الثانی 1424 ہجری-20 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 136

سستی سے بچنے کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں بے کسی اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من فتنۃ المحیا حدیث نمبر 5890)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک مخلص دوست ہیں جن کا نام ہے حافظ مولوی حکیم نورالدین ان کا ایک بیٹا تھا وہ فوت ہوگیا۔ تب ایک شریر دشمن نے اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ سے اس لڑکے کی موت پر بڑی خوشی ظاہر کی اور مولوی صاحب ممدوح کا نام ابتر رکھا۔ میرا دل اس ایذا سے سخت بے قرار ہو گیا میں نے بہت تضرع سے جناب الٰہی میں مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا کی تب مجھے الہام ہوا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا اور دعا کی قبولیت کی یہ نشانی قرار دی گئی کہ پیدا ہوتے ہی اس کے بدن پر پھوڑے نکل آئیں گے تب تھوڑے دنوں کے بعد لڑکا پیدا ہوگیا جس کا نام عبدالحیٔ ہے اور پیدا ہوتے ہی اس کے بدن پر پھوڑے نکل آئے جن کے داغ اب تک موجود ہیں اور بعد اس کے اور اولاد ہوئی اور اب مولوی صاحب کے گھر میں تین لڑکے ہیں اور درحقیقت یہ اسی دعا کا اثر ہے کہ دشمن تو ایک کی موت پر خوش ہوا تھا مگر خدا نے تین لڑکے دیئے یہ عجیب بات ہے کہ اس دعا کے قبول ہونے کے ساتھ خدا نے ایک نشانی بھی بیان کردی یعنی ساتھ ہی پھوڑوں کا ذکر کردیا۔

اور ایک نمونہ ان نشانوں کا جو دوستوں کے متعلق ظاہر ہوئے۔ نواب محمد علی خان صاحب کا لڑکا عبدالرحیم خان ہے وہ سخت بیمار ہوگیا تھا یہاں تک کہ امید منقطع ہوچکی تھی ایسے نازک وقت میں اس کے لئے دعا کی گئی۔ دعا کے جواب میں ایسا معلوم ہوا کہ حیات کا رشتہ منقطع ہے تب میرے منہ سے نکل گیا کہ اے میرے خدا اگر دعا منظور نہیں ہوتی تو اس لڑکے کے لئے میری شفاعت منظور کر تب جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا (-) یعنی کون ہے جو بغیر اذن خدا تعالیٰ کے شفاعت کرسکتا ہے تب میں چپ ہوگیا اور اس بات پر صرف چند منٹ ہی گزرے تھے کہ پھر تھوڑی سی غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا (-) یعنی تجھے شفاعت کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بطور شفیع کے اس لڑکے کے حق میں دعا کی۔ پس تھوڑے دنوں کے بعد خدا نے اس کو دوبارہ زندگی بخشی اور وہ تندرست ہوگیا۔

(چشمۂ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 337)

نصرت جہاں اکیڈمی کا شاندار نتیجہ

اس سال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے 115 طلباء و طالبات نے فیصل آباد بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں شمولیت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکیڈمی کا نتیجہ 100 فیصد رہا جبکہ 115 میں 111 طلباء فرسٹ ڈویژن میں جبکہ صرف 4 طلباء سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ گرلز سیکشن میں کل 29 طالبات امتحان میں شامل ہوئیں۔ 28 طالبات فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ ربیعہ منصور بنت چوہدری منصور احمد صاحب 760 نمبر لے کر اول رہیں ان کی والدہ نصرت جہاں اکیڈمی میں ٹیچر ہیں۔ سلمیٰ شاہ صاحبہ 704 نمبر لے کر دوئم اور فریحہ تحسین بنت محبوب الٰہی صاحب 693 نمبر لے کر سوئم رہیں۔ اردو میڈیم بوائز سیکشن میں 36 طلبہ امتحان میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے جبکہ 10 بچوں نے 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے۔ طاہر احمد ابن محمد رفیع احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی 751 نمبر لے کر اول انصر احمد ابن محمد اشرف صاحب 741 نمبر لے کر دوئم اور سلطان احمد ابن خالد جبار صاحب 730 نمبر لے کر سوئم رہے۔ انگلش میڈیم بوائز سیکشن 50 طلباء شامل امتحان ہوئے 47 بچے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے جبکہ 7 بچوں کو 80 فیصد سے زائد نمبر لینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ احسن جواد ابن حنیف احمد کامران صاحب 737 نمبر لے کر اول اسامہ حیات ابن حافظ محمد حیات صاحب 716 نمبر لے کر دوئم اور رضوان ناصر ابن ناصر احمد صاحب 693 نمبر لے کر سوئم رہے۔ اللہ تعالیٰ طلباء و طالبات اور ادارہ کی شاندار کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 29 جون 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1989ء ②

17 مارچ حضور نے جماعت کی پہلی صدی کا آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور فتح کی بشارت دیتے ہوئے پہلی صدی کے قربانیاں دینے والے بزرگوں کے حالات جمع کرنے کی تلقین فرمائی۔

20 مارچ حضور نے لندن کے انٹرنیشنل پریس سنٹر میں ایک عظیم الشان پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ یہ جگہ لڈگیٹ کے قریب ہے۔

22 مارچ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں حضور کا ایک انٹرویو بی بی سی لندن سے نشر ہوا۔ خدام نے بیت الفضل لندن کو وقار عمل کے ذریعہ صفائی کر کے بجلی کے قمقموں سے سجا دیا۔ نماز مغرب سے قبل حضور نے اپنے دست مبارک سے سوئچ آن کر کے جشن تشکر کی تقاریب کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔

23 مارچ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا آغاز ہوا۔ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات 23 مارچ سے شروع ہو کر سارا سال جاری رہیں۔

—— حضور نے بیت الفضل لندن کے سامنے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی ساری دنیا میں خصوصی پروگرام منعقد کئے گئے۔ حضور نے اس موقع پر کل عالم کے لئے ویڈیو پیغام جاری کیا۔ نیز ایک اور پیغام میں جماعت کو دوسری صدی کی مبارکباد دی۔ جوبلی کا خاص لوگو تیار کیا گیا۔ رات کو لندن میں حضور نے ایک عشائیہ سے خطاب فرمایا۔

—— الفضل نے ایک خصوصی نمبر شائع کیا۔ حضور نے اس نمبر کیلئے خصوصی نظم بھجوائی۔

—— پنجاب حکومت نے جشن منانے پر پابندی لگادی۔ ربوہ میں 23 تا 25 مارچ چراغاں کرنے، مٹھائی اور کھانا تقسیم کرنے، پوسٹر لگانے پر پابندی لگادی گئی، اس قانون کو سختی سے نافذ کیا گیا اور کئی احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

—— قادیان میں جماعت کی طرف سے زبردست جلوس نکالا گیا اور شاندار جلسہ ہوا۔ احمدیت کی اس نئی صدی کے پہلے سال 23 مارچ 89ء تا 23 مارچ 90ء ایک لاکھ بیعتیں ہوئیں جو تاریخ احمدیت میں ایک سنگ میل تھا۔

24 مارچ حضور نے بعد نماز جمعہ نئی صدی کا پہلا نکاح پڑھایا۔ نماز جمعہ سے قبل حضور نے نئی صدی کا پہلا جنازہ مکرم عبدالسلام خان صاحب کا پڑھایا۔

حضور نے احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا خطبہ جمعہ اسلام آباد لندن میں ارشاد فرمایا۔ جو ماریشس اور جرمنی میں بھی بذریعہ ٹیلی فون سنا گیا۔ تاریخ احمدیت میں یہ پہلا واقعہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ نئی صدی کے آغاز پر خدا نے مجھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ دیا ہے۔ جمعہ کے بعد نئی صدی کی پہلی بیعت محمد صدلون صاحب نے کی۔ فرمایا نئی صدی کا پہلا نومولود آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ کا نواسہ ہے۔ فرمایا کہ میں نے ربوہ سے روانہ ہوتے وقت جماعت سے عہد لیا تھا کہ اس غم کو مرنے نہ دیں اور آج یہ وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ خدا نے جماعت کو جو خوشیاں دی ہیں ان کو زندہ رکھیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے اسلام آباد میں یادگاری درخت لگایا اور اطفال کے مارچ پاسٹ سے سلامی لی۔

26 مارچ جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں حضور نے اطفال و ناصرات کے سنڈے سکول میں شرکت فرمائی۔ بعد نماز عصر دو بچوں کی تقریب آمین اور ایک کی تقریب آغاز منعقد ہوئی۔

28 مارچ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ و ناظر امور عامہ کا انتقال۔

29 مارچ تا کیم اپریل حضور کا دورہ آئرلینڈ۔ یہ نئی صدی کا حضور کا پہلا سفر تھا۔ ارات کو حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

31 مارچ حضور نے آئرلینڈ مشن ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ایک کائنات

جیا تو بن کے جیا آہنی دیوار کوئی
گیا تو ایسے گیا جیسے شہسوار کوئی

پہاڑ راہ سے ہٹے راستے بحر نے دیئے
وہ ایک مرد تھا یا لشکر جرار کوئی

وہ ایک تھا مگر اک کائنات لگتا تھا
ہمارے واسطے وہ شخص تھا اوتار کوئی

کھلا کھلا سا گلستاں کو رکھنے والا وہ
ہمیشہ ہم کو لگا جیسے ہو بہار کوئی

جگر کے خوں سے جلاتا ہوا دعا کے چراغ
اے قوم تجھ پہ ہوا آج ہے نثار کوئی

اسی کے ساتھ گئی چاہ دیکھنے کی مری
کچھ ایسے دے کے گیا آخری دیدار کوئی

بشارت احمد بشارت

تحریکات

سرسری اور موٹی نگاہ سے نظر نہ آنے والے گناہوں کو اللہ کی محبت کی خاطر چھوڑنا تقویٰ کی باریک راہ ہے

تقویٰ کی باریک راہیں اور اس کی روح پرور مثالیں

انسان اگر اپنی ہر حرکت و سکون پر نگاہ رکھے تو اس کی زندگی میں تغیر آسکتا ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

تقویٰ کی راہوں سے ناواقفیت کی وجہ

ایک (مومن) کے لئے پہلا ابتدائی راستہ خداتعالیٰ سے ملنے کا جو شریعت نے تجویز کیا ہے وہ تقویٰ ہے۔ یعنی خدا کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتے رہنا۔ اس سے اگلا اور اعلےٰ راستہ محسن بننے کا ہے۔ یعنی وہ طریقہ جس میں خداتعالیٰ کی محبت اور عشق کی وجہ سے مومن نیکیوں میں ترقی کرتا ہے۔ یہ تقوےٰ لفظ ہماری جماعت کے بچہ بچہ کی زبان سے سنا جاتا ہے کیونکہ یہ احمدی جماعت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے اور بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ واقعی یہ جنس گراں قدر دنیا میں آج کل اور کسی جگہ دستیاب نہیں ہوسکتی۔ مگر باوجود اس لفظ کے کثرت استعمال اور کثرت تذکیر کے پھر بھی جو حق اس کے بجھنے اور اس پر عمل کرنے کا تھا وہ ادا نہیں ہوا اور تقویٰ کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر اس کی شاہراہ اور موٹی موٹی راہوں سے بھی بعض لوگ ناواقف نظر آتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ اجمال تو موجود ہے مگر تفصیل کا علم نصیب نہیں ہوا۔ کیوں نصیب نہیں ہوا اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت زیادہ نہیں ملی۔ اور ان مقدس لوگوں کے طریق عمل کو غور سے نہیں دیکھا گیا۔ اور احمدیت کے لئے صرف بیعت کے ایک خط یا قدرے لٹریچر کے مطالعہ کو مکتفی سمجھ لیا گیا۔ اور زیادہ سے زیادہ جلسہ اور کانفرنس پر حاضر ہونا بالکل کافی خیال کر لیا گیا۔ برخلاف اس کے جس کسی کو یہ سعادت صحبت حاصل ہوگئی۔ اس پر تو پھر خود بخود معرفت کے دروازے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تقویٰ کی موٹی راہوں کے طے کرنے کے بعد باریک راہوں کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو براہ راست اپنی تربیت میں لے لیتا ہے۔ اور ہر ایک نور معرفت اور علم لدنی کی ہر ضروری امر کے متعلق ان کے دل و دماغ میں آسمان کی طرف سے جاری ہو جاتی ہے۔ اور جو امر خلاف تقویٰ ہوتا ہے اس سے انہیں روک دیا جاتا ہے۔ اور جو موافق تقویٰ ہوتا ہے۔ اس کی تحریص یا اجازت مل جاتی ہے۔ اس وقت بندہ کی حالت اس دنیا سے اتنی ارفع اور بلند ہو جاتی ہے کہ دنیا کی عقلوں میں جو اعمال یا خیالات معمولی یا بے ضرر ہوتے ہیں۔ وہ ان میں خطرہ اور ہلاکت دیکھتا ہے۔ اس کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہو جاتی ہیں۔ اور جو بات عوام کے لئے نیکی ہوتی ہے۔ وہ اس کے لئے بعض اوقات بدی میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور ایسی نمائشی نیکی سے وہ اسی طرح بچتا ہے۔ جس طرح عام لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اس وقت وہ شخص اس بابرکت وجود کی ظلیت میں داخل ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے معنی

اب میں اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ مثالوں سے تقویٰ کی بعض باریک باتوں کا ذکر کروں۔ جن سے شائقین کو کچھ علم اس راہ کا ہو۔ حقیقتہً یہ باتیں بہت باریک نہیں۔ مگر مبتدیوں کے سمجھنے کے لئے میں ان کو باریک ہی کہوں گا۔ کیونکہ موٹے گناہ تو عملاً قتل چوری زنا اور جھوٹ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ اوپر چل کر خود انہی گناہوں کی اتنی قسمیں اور اتنی شاخیں ہو جاتی ہیں کہ عام آدمی ان کو تمیز نہیں کر سکتا۔ کہ یہ کوئی گناہ بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باریک در باریک قسمیں انہی باتوں کی دنیا میں اس قدر رائج ہوگئی ہیں کہ سوسائٹی میں ان کو کوئی معیوب بات خیال ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وہی شخص عقلمند۔ زیرک اور دور اندیش مشہور ہو جاتا ہے۔ جو ایسے باریک گناہ دل کھول کر کرتا ہے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے کہ وہ ان پر زیادہ سے زیادہ کامیابی سے عمل کر سکے۔ قرآن مجید نے گناہوں کی ان باریک قسموں کی طرف کنایتہً ایک اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ کہ نہ صرف ظاہری فحشاء سے بچو بلکہ ان بے حیائیوں سے بھی بچتے رہو۔ جو باریک اور مخفی اور دل کے اندر کے خانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح کسی کے ہاں نقب لگا کر اس کا زیور نکال لینا چوری کہلاتا ہے اسی طرح ایک احمدی طالب علم کے نزدیک امتحان کے پرچہ میں نقل کر لینا بھی چوری ہے اور جس طرح رسہ گلے میں ڈال کر پھانسی سے مرجانا خودکشی ہے۔ اسی طرح ایک احمدی متقی بیمار کے نزدیک غذا کی ایسی بدپرہیزی کر لینا جس سے بیماری کے بڑھ جانے کا یقینی خطرہ ہو ایک قسم کی خودکشی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔

اگر زنا کرنا ایک موٹے فہم کے (مومن) کے نزدیک الٰہی نافرمانی ہے تو ایک احمدی نوجوان کے نزدیک علاوہ حلال اور جائز طریقہ کے کسی اور طرح سے اپنی شہوات کو پورا کرنا بھی زنا کے حکم میں داخل ہے پس تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ان گناہوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا جو زیادہ باریک ہیں اور سرسری اور موٹی نظر والوں یا اہل ظاہر کو نظر نہیں آتے۔ اور جن کی بابت دنیاوی عقل تو جواز کا فتویٰ دے سکتی ہے مگر متقی کا ضمیر ان کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔

یاد رہے کہ یہ باتیں عام لوگوں کو صرف اتنا بتا دینے سے سمجھ میں نہیں آجاتیں کہ تم قتل نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو اور جھوٹ نہ بولو۔ بلکہ اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب کچھ باریک تفاصیل بھی ان کو سمجھائی جائیں۔ کیونکہ جس قدر علم انسان کے دماغ میں امثلہ اور تفاصیل سے داخل ہوتا ہے اتنا کبھی مجمل بیانات سے داخل نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات کو کئی کئی پیرایوں میں اور نئے نئے سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کی مختلف شاخوں کو مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں چند نمونے متقیانہ افعال و اعمال کے بیان کرتا ہوں اور مزید تفاصیل خود ناظرین کے اپنے غور و فکر کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

پہلی مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دوران سفر میں ایک ایسی جگہ فروکش ہوئے جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں حضور شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا۔ ایک مشک والا ہرن ہانکے سے نکلا اور بالکل سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ رائفل حضور کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور نالی شکار کی طرف ہمراہی بے قرار تھے کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے کیوں نہیں فائر کیا جاتا۔ حضور نے یکدم رائفل نیچے کر دی۔ وہ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس کا خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس پر فائر کرنا جائز نہ تھا گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے کیسا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے عمدہ شکار کو نہیں چھوڑا کرتے اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں تو بس شکار ہو چکا۔ مگر ان بیچاروں کو معلوم نہ تھا کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقویٰ ہو چکا۔

دوسری مثال

میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ نوے 90 کے قریب کھوٹے روپے جمع ہوگئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابل فروخت تھا اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھنکوا دیئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیج دیئے اور لے جانے والے سے کہہ دیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر کے انہیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا کہ پھر بطور سکہ کے نہ چلائے جاسکیں سنار نے بات مان کر ان کو خرید لیا اور مقررہ قیمت ادا کر دی لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام میں ان کو ثابت ہی بیچ لوں گا مگر انہوں نے نہ مانا آخر واپس لے لئے گئے اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا کہ ان کی قیمت اتنی کم کر دو۔ یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا حالانکہ عام لوگ اول تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کر کے چلا دیتے ہیں اگر

یہ نہ ہو سکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں کہ آگے وہ اسے چلالیں اور بعض ظالم تو جیب میں یا دوکان میں ایسے کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آجاتا ہے تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے فوراً اپنا خراب روپیہ اسے دے کر کہتے ہیں کہ بھائی صاحب یہ آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں اسے بدل دیجئے۔ غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں ایک ان میں سے نعوذ باللہ خدا کو اندھا سمجھتا ہے اور دوسرا اسے بینا یقین کرتا ہے پس کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اس کی ذات سے روحانی فیضان حاصل کر سکتا ہے؟

تیسری مثال

ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مہر لگانا یا تو ڈاک خانہ والا ہی بھول گیا یا لگائی تو کوئی نقش مہر کا نمودار نہ ہوا غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا اس شخص کے لڑکے نے وہ ٹکٹ اتار کر اس سے کہا کہ ابا جان دیکھئے یہ ٹکٹ پھر استعمال ہو سکتا ہے اس نے لڑکے سے ٹکٹ لے کر پھاڑ کر پھینک دیا کہ اب ہمارے لئے اس ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے کوئی غیر متقی ہوتا تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔

چوتھی مثال

ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے راستہ میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں تھے انہوں نے ان کو بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے پھر اپنے ڈبہ میں آگئے سفر ختم ہوا اور وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے گھر آکر اور حساب کر کے انہوں نے وہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا ایجنٹ این ڈبلیو آر کے نام بھیج دی اور لکھ دیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے میں نے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا یہ اس کا کرایہ ارسال ہے یاد رکھنا چاہئے کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کو 25 سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تلوائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت سٹیشن ماسٹر کے یا پلیٹ فارم ٹکٹ خریدنے کے سوا چالاکی سے اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کی دوسری طرف سے باہر نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے۔

محسن حقیقی کو پسند آنے والی ادائیں

ممکن ہے کہ بعض لوگ ان سطور کو پڑھ کر ہنس دیں کہ یہ تو معمولی اور عامیانہ باتیں ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہی وہ ادائیں ہیں جن کو محسن اصلی پسند فرماتا ہے اور یہی وہ تقویٰ کی آن ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے انعام اس قدر دان حقیقی کی درگاہ سے عطا ہوتے ہیں اور یہی وہ کیفیت ہے جس کا نتیجہ کبھی بھی نقصان کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا بلکہ ایسا انسان دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ فائدہ میں رہتا ہے کیونکہ تقویٰ کا نتیجہ نہ صرف آخرت میں مغفرت اور جنت ہے بلکہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے متقی کو علم و معرفت مصائب سے نجات اور غیبی رزق کا وعدہ فرمایا ہے۔

دیکھو میں ذرا سے باریک تقویٰ پر ایک عظیم الشان اجر ملنے کا نظارہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے اصرار پر مولوی محمد حسین بٹالوی سے کسی اخلاقی مسئلہ میں مباحثہ کا ارادہ کیا لیکن بحث سے پہلے جب ان کے متعلقہ عقائد تفصیل سے سنے تو فرمایا کہ مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو اور خالصۃً للہ اس بحث کو ترک کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی رات خداوند کریم نے اپنے الہام میں اس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

''تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ناظرین کے لئے یہ صرف چند نمونے بیان کئے گئے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقویٰ اور غیر تقویٰ کی بحث آپڑتی ہے اور انسان کو اپنے ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے تب ایسا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے۔ اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی تقویٰ کا مقصد ہے۔ (روزنامہ الفضل 19 رجون 1962ء)

فضل احمد شاہد صاحب

دکھی دلوں کے ساتھ دھڑکنے والا دل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے چند اقتباسات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو احباب جماعت کے ساتھ از حد پیار تھا اس کا اظہار آپ مختلف مواقع پر فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ''سچی بات تو یہ ہے کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کروں میں اپنے جذبات کو چھپا نہیں سکتا............ میں ایسے ایسے اداس اور دکھی انسانوں سے ملا ہوں جو اپنی بے بسی اور دل شکستگی میں یکسر گم ہو کر رہ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے تصور ہی سے میں دکھی اور اداس ہو جاتا ہوں۔'' (ایک مرد خدا ص 10-11)

آپ کے ایام جوانی کا ذکر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ان الفاظ میں فرماتے ہیں ''ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہر سطح کے احمدیوں سے محبت کے گہرے رشتے استوار کرنے کا تو انہیں خداداد ملکہ حاصل تھا۔'' (ایک مرد خدا ص 124)

ننھے منے معصوم بچوں سے آپ کا پیار جہاں بے شمار باتوں سے عیاں ہے وہاں ایم۔ٹی۔اے کے پروگراموں سے ان کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں ''چھوٹے چھوٹے بچوں سے مل کر بھی مجھے دلی سکون اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ ان سے باتیں کر کے، ان کی باتیں سن کر اور ان کی محبت اور معصومیت سے لبریز گفتگو سے دل پیار اور اطمینان سے بھر جاتا ہے۔'' (ایک مرد خدا ص 224)

آپ ہمارے لکھے ہوئے خطوط کس محبت سے پڑھتے ہیں اس سلسلہ میں آپ کے ایک محافظ کا بیان ہے ''ڈاک ملاحظہ کرنے کا یہ طریق تو دوران سفر بھی جاری رہتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ سکنڈے نیویا کے دورے پر کار میں بھی حضور مسلسل ڈاک ملاحظہ کرتے رہے۔'' (ایک مرد خدا ص 232)

انہوں نے پاکستان چھوڑتے وقت جو پیغام جماعت کو دیا اس میں وہ کس محبت سے ہمیں یاد فرماتے ہیں۔

''میرا دل آپ کی جدائی سے سخت بے قرار ہے اور آنکھیں اس دن کی راہ دیکھ رہی ہیں جب میری نظریں آپ کو دیکھ کر ایک ناقابل بیان روحانی لذت پائیں گی.......... میں آپ کے لئے مجسم دعا ہوں آپ بھی اس سفر کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کریں۔''

(الفضل 8 رمئی 1984ء ص 1)

ہم خوش قسمت اور خوش بخت ہیں کہ ہمیں قدرت ثانیہ کی عظیم نعمت حاصل ہے اور مسند امامت پر متمکن ہونے والا عظیم الشان فرد موجود ہے۔ اس کیفیت میں آج بھی ہمیں حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد تروتازہ شکل میں یاد آتا ہے ''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔'' (برکات خلافت ص 6)

آخر پر حضور انور کے دو زندگی بخش اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: ''اگر میں افریقہ میں رہنے والوں کی حالت زار پر پریشان اور جماعت احمدیہ کے افراد پر توڑے جانے والے مظالم دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہوں۔ اگر اوروں کے دکھ مجھے ایک دردناک کرب اور اذیت میں مبتلا کر دیتے ہیں تو قبولیت کی ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جب میرا خالق میری فریاد کو سنتا اور مدد کے لئے اترتا ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جو ہر مرد و زن میں پیدا ہونی چاہئے۔ وہ اوروں کے غم میں شریک ہوں اور انتہائی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکاریں۔

(ایک مرد خدا ص 342-343)

اپنے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے یوں بھی فرمایا ''میرے لئے بھی دعا کریں کہ میں زیادہ دیر پیچھے رہنے والوں میں نہ رہوں اور پھر آپ سے آکر ملوں۔ (یعنی اہل انگلستان کی) ان کی ساری محبتیں اپنی جگہ، لیکن خدا کی قسم میرا آپ کے بغیر دل نہیں لگتا۔ میں ہر ممکن ضبط کرتا، ہر ممکن کوشش کرتا ہوں لیکن ربوہ اور پاکستان کے فدائیوں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا ہے۔ ان کے چہرے آنکھ کے سامنے پھرتے ہیں۔ ان کی محبت اور اخلاص، ان کی قربانیاں یاد آتی ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں، وہ کہتے ہوں گے، ہمیں کس حالت میں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ نہیں کہتے ہوں گے، مجھے پتہ ہے، مگر یہ خیال ضرور آجاتا ہے۔ اس خیال سے تکلیف بھی بہت ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی فضل اور خیر کی تقدیر ظاہر فرمانا چاہتا ہے اب جلد ظاہر کر دے۔ دن بہت لمبے ہو گئے ہیں۔''

(انصار اللہ۔ جولائی 1985ء ص 20)

مالی قربانی کا نسخہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ اللہ نے تمہیں ایک ایسی تجارت عطا فرما دی ہے کہ تم اس کو قرضہ دو۔ اور قرضہ حسنہ ہوا کرتا ہے۔ کوئی سود کی شرط نہیں ہوا کرتی۔ جب دو تو اس نیت سے دو کہ اللہ ہماری خوشی ہے تو پورا فرما۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے۔ کچھ تیرے قدموں میں ڈال دیں اور اس سے ہمیں بے انتہا طمانیت نصیب ہوگی اگر تو قبول فرما لے۔ یہ جذبہ ہے جس کے ساتھ قرضہ حسنہ دیا جاتا ہے لیکن جس کو آپ دیتے ہیں اس جذبے کے خلوص کے مطابق وہ جوابی کارروائی کرتا ہے جتنا سچا جذبہ ہو اس کی قبولیت اس مال کو بڑھا کر واپس کرنے کے نتیجے میں ظاہر ہوتی ہے۔ پس جن لوگوں کا تھوڑا دیا بھی بہت برکتیں حاصل کر لیتا ہے۔ یہ ان کے خلوص کی طرف اشارہ ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 20 فروری 1998ء)

(ناظم مالی وقف جدید)

حضرت مصلح موعود کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مختلف پیشے اور ہنر سیکھنے کی اہمیت

خدام کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا بہت ضروری ہے

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی اعتبار سے برتر قوموں نے ایک طویل جدوجہد اور محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ محنت، جدوجہد، لگن اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ ہی وہ بنیادی عناصر ہیں جو انسان کے لئے ترقیات کے دروازے کھولتے چلے جاتے ہیں۔ جب کہ اس کے بالمقابل پسماندہ اور غریب اقوام میں بے کاری، آوارہ گردی، وقت کا ضیاع اور اسی قسم کی بے شمار برائیاں نظر آتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پسماندگی اور غربت دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے اور غریب قومیں غریب تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔

دین فطرت کی تعلیمات ہر گوشہ زندگی میں راہنما اصولوں کی حامل ہیں۔ اور یہ بے کاری کی زندگی کو ہرگز پسند نہیں کرتا بلکہ واضح طور پر فرماتا ہے کہ اے مخاطب۔ دن بھر میں تیرے کرنے کے لئے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الکاسب حبیب اللّٰہ" یعنی محنت کر کے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ اب صاف پتہ چلتا ہے کہ دین اپنے ماننے والوں سے کس قسم کی زندگی کی توقع کر رہا ہے۔ یقیناً ایسی زندگی کی جس میں اس کا دن مصروف گزرے۔ وہ ایک کام سے فارغ ہو تو دوسرا کام اس کا منتظر کھڑا ہو۔ بے کاری، سستی اور کاہلی کی تو دین کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

لیکن ان راہنما تعلیمات کو بھلا دینے کے نتیجے میں ہمارے معاشرے طرح طرح کے مصائب اور آلام کا شکار ہو رہے ہیں اور قوم غریب سے غریب تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان محنت کرنے سے جی چراتا ہے اور ایسے طریقوں کی تلاش میں رہتا ہے جس کے ذریعے سے راتوں رات اسے لاکھوں روپے حاصل ہو جائیں اور پھر جب ایسا نہیں ہوتا تو یا تو تقدیر کا رونا رو کر خاموش ہو جاتا ہے یا غلط اور ناجائز راہوں پر قدم مارنے لگتا ہے۔

بیکاری کی نسبت کام کرنا بہتر ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم نے ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جنہوں نے محض چند آنوں سے کام شروع کیا اور ترقی کرتے کرتے لاکھوں میں کھیلنے لگے۔ لیکن مسلمانوں سے اگر کہا جائے کہ کوئی کاروبار کر لو تو ہزاروں روپے سے کم میں کاروبار شروع کرنے کا تصور ہی نہیں کر سکتے اور اس وجہ سے ساری زندگی ضائع کر کے بیکار وجود کی طور پر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح یہ سوچ بھی نوجوانوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے کہ جب تک ان کی مرضی کا فلاں کام نہیں ملے گا اس وقت تک مانگ کر کھالیں گے۔ ادھار لے لیں گے۔ محتاج ہونا قبول کر لیں گے لیکن کام شروع ہی نہیں کرنا۔ یہ بھی ایک غلط سوچ ہے۔ کیونکہ بے کار رہنے کی نسبت جو بھی کام میسر ہو اسے کر لینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ خواہ پیسے کچھ کم ہی ملیں۔ خواہ محنت کچھ زیادہ ہی کرنا پڑے تب بھی بیکاری کی نسبت کام کرنا زیادہ بہتر ہے۔

داناؤں کا قول ہے

بے کار مباش کچھ کیا کر
کپڑے ہی پھاڑ کر سیا کر

یعنی بے کار رہنے سے تو یہ بھی بہتر ہے کہ اپنے کپڑے ہی ادھیڑ ادھیڑ کر دوبارہ سیتے رہو۔ کم از کم بے کاری اور سستی اور کاہلی تو پیدا نہیں ہوگی۔

کما کر کھانے کا عہد

حضرت مصلح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:-

''یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کر لے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہے تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت بڑی ہتک اور ربکی ہے۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 87)

کوئی پیشہ حقیر نہیں ہے

ایک خرابی جو عام طور پر ہماری قوم میں جگہ بنا چکی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ پیشوں کو اعلیٰ اور کچھ کو حقیر اور ذلیل سمجھ لیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک بہت بڑا فساد پیدا ہو گیا ہے۔ حالانکہ اگر ہم سادہ عقل سے غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں کہ ہر ایک پیشہ اہم ہے اور معاشرے کو اس کی ضرورت ہے دین اپنے مطمح نظر کو بلند رکھنے کی تلقین ضرور کرتا ہے لیکن یہ ہرگز نہیں کہتا کہ اگر کوئی بہت اعلیٰ درجے کا کام نہ ملے تو بے کار بیٹھ جاؤ۔ معاشروں میں ہر طرح کے لوگوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور ان کا اپنا ایک مقام معاشرے میں ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہئے تا کہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ لوہار، ترکھان وغیرہ کو کمین سمجھتے ہیں اور جس طرح لوہار، ترکھان اور چوہڑوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا بیٹا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم روئے گی کہ اس نے ہماری ناک کاٹ دی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جاتا ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت پیدا ہو جائے۔ ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی طبقہ غلام رہے اور اگر کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو تو اس میں روک بنے''

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 134)

یورپ کی ترقی یافتہ اقوام نے اس اصول کو اچھی طرح سے سمجھ لیا جس کی وجہ سے وہاں کا ہر ایک فرد بھی خوشحال ہو گیا اور قومی طور پر بھی ترقی اور خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا۔ وہاں کا پلمبر بھی خوشحال ہے۔ بڑھئی بھی خوشحال ہے۔ لوہار بھی خوشحال ہے اور کارخانے دار بھی خوشحال ہے اور اس خوشحالی کی کنجی اس بات میں ہے کہ کوئی پیشہ حقیر اور ذلیل نہیں ہے بلکہ معاشرے کو ہر طرح کے افراد کی ضرورت ہے۔

سستی اور کاہلی سے تباہی

ایک اور بہت بڑا المیہ ہمارے نوجوانوں کی سستی اور کاہلی اور وقت ضائع کرنے کی عادت ہے جس نے قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

''کام نہ کرنے کی عادت انسان کو بہت خراب کرتی ہے ...... اس میں شک نہیں کہ ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں مگر یہاں بہت زیادہ ہیں۔ جو کام کرنے والے ہیں۔ وہ بھی

بہت بست ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ یہاں جو مزدور اینٹیں اٹھاتے ہیں اس طرح ہاتھ لگاتے ہیں کہ گویا وہ انڈے ہیں۔ آہستہ آہستہ اٹھاتے ہیں اور پھر اٹھاتے اور رکھتے وقت کمر سیدھی کرتے ہیں پھر تھوڑی دیر کے بعد کہتے ہیں کہ لاؤ ذرا حقہ کے تو دو کش لگا دیں۔ لیکن ولایت میں میں نے دیکھا ہے کہ حالت ہی اور ہے۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو میں نے ایک دفعہ توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا میرا بھی خیال اسی طرح تھا۔ گویا ایک ہی وقت دونوں کو اس طرف توجہ ہوئی۔ حافظ صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کام کر رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے یہ اسے بجھا رہے ہیں۔ کوئی سستی ان میں نظر نہیں آتی۔ ایک دفعہ ہم گھر میں بیٹھے تھے۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی کہ گلی میں چند عورتیں نظر آئیں جو لباس سے آسودہ حال معلوم ہوتی تھیں مگر نہایت جلدی جلدی چل رہی تھیں۔ میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ حافظ صاحب ذہین آدمی تھے، سمجھ گئے اور کہنے لگے میں نے یہاں کسی کو چلتے دیکھا ہی نہیں سب لوگ یہاں دوڑتے ہیں۔ غرض وہاں کے لوگ ہر کام ایسی مستعدی سے کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں جدھر دیکھو سخت غفلت اور سستی چھائی ہے۔ کسی کو چلتے دیکھو تو سستی کی ایسی لعنت ہے کہ چاہتا ہے ہر قدم پر کیل کی طرح گڑ جائے۔ یہاں جو کام والے ہیں وہ بھی گویا نکمے ہی ہیں اور جو سست ہیں وہ کام کرتے ہی نہیں۔ ان سے تو اللہ کی پناہ"

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 136)

ہاتھ سے کام اور مشقت کی عادت

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے کہ دین اپنا مطمح نظر بلند رکھنے کی تلقین ضرور کرتا ہے اور یہ اصولی راہنمائی ضرور کرتا ہے کہ بلند پرواز بنو۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ گہری نظر کے ساتھ آئندہ آنے والے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ابتداء سے ہی اپنے مستقبل کے لئے درست پلاننگ کریں تا کہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھیں تو انہیں ایسے کام آتے ہوں جن کی مانگ بہت زیادہ ہو۔ اور اس کام کی ابتداء بچپن سے ہی ہونی چاہئے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"سائنس اور مشینری کے کام سیکھو اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں جو محنت کشی کے ہوں اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو اور جسم میں طاقت پیدا ہو مثلاً ہر جماعت میں جتنے پیشہ ور ہیں ان سے کہا جائے کہ وہ خدام کو سائیکل کھولنا اور جوڑنا یا موٹر کی مرمت کا کام یا موٹر ڈرائیونگ سکھا دیں۔ یہ کام ایسے ہیں کہ ان میں انسان کی صحت بھی ترقی کرتی ہے اور انسان ان کو بطور ہابی (Hobby) کے سیکھ سکتا ہے اور اگر اسے شوق ہو تو اس میں بہت حد تک ترقی بھی کر سکتا ہے۔ سکھ قوم کے مالدار ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ قوم لاری ڈرائیونگ اور لوہار کے کام میں سب سے آگے ہے اور پنجاب میں تمام لاریاں اور مستری خانے ان کے قبضہ میں ہیں۔ جس جگہ جاؤ تمہیں لاری ڈرائیور سکھ ہی نظر آئے گا حالانکہ سکھ پنجاب میں کل دس بارہ فیصدی ہیں لیکن سفر کے تمام ذرائع انہوں نے اپنے قبضہ میں لے رکھے ہیں۔ کسی سڑک پر کھڑے ہو جاؤ کسی ضلع یا تحصیل میں چلے جاؤ تم دیکھو گے کہ سائیکلوں پر گزرنے والوں میں سے دو تہائی سکھ ہونگے اور ایک تہائی ہندو یا مسلمان ہونگے .... پس کوئی وجہ نہیں کہ اگر جماعت ان کاموں میں ترقی کرنے کی کوشش کرے تو وہ دوسری جماعتوں سے پیچھے رہ جائے۔ اگر ہماری جماعت میں سے پانچ چھ فیصدی لوگ مستری ہو جائیں تو پھر امید کی جا سکتی ہے کہ ہمارے لوگ مشینری میں کامیاب ہو سکیں گے کیونکہ ان لوگوں کو آرگنائز (Organise) کر کے آئندہ ان کے لئے زیادہ اچھا پروگرام بنایا جا سکتا ہے اور کچھ اور لوگوں کو ان کے ساتھ لگا کر کام سکھایا جا سکتا ہے۔ اس وقت میرے نزدیک اگر مرکزی مجلس ایک موٹر خرید سکے تو یہ بہت مفید کام ہوگا۔ اس کے ذریعہ خدام کو موٹر ڈرائیونگ کا کام سکھایا جائے اور یہ بتایا جائے کہ موٹر کی عام مرمت کیا ہوتی ہے۔ جو خادم سیکھیں ان میں سے بعض مختلف جگہوں پر موٹر کی مرمت کی دکان کھول لیں۔ یہ بہت مفید کام ہے۔ اس میں جسمانی صحت بھی ترقی کرے گی اور آمدنی کا ذریعہ بھی ہو گا۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو گھوڑے کی سواری، سائیکل کی سواری سکھائی جائے۔ سائیکل کی سواری کے ساتھ یہ بات بھی ضروری ہوتی ہے کہ اسے کھولنا اور مرمت کرنا آتا ہو کیونکہ بعض اوقات چھوٹی سی چیز کی خرابی کی وجہ سے انسان بہت بڑی تکلیف اٹھاتا ہے۔ پس ہمارے خدام کو مشینری کی طرف توجہ بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آج کل مشینوں میں برکت دی ہے۔ جو شخص مشینوں پر کام کرنا جانتا ہو وہ کسی جگہ بھی چلا جائے اپنے لئے عمدہ گزارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آج کل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں اور جتنا مشینوں سے آج کل کوئی قوم دور ہو گی اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائے گی اسی طرح اگر خدام لوہار، ترکھان، بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھیں تو ان کی ورزش بھی ہوتی رہے گی اور پیشہ کا پیشہ بھی ہے۔ چونکہ خدام کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اگر خدام ایسے کام کریں تو وہ ایک طرف ہاتھ سے کام کرنے والے ہونگے اور دوسری طرف اپنا گزارہ پیدا کرنے والے ہونگے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے انہیں کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں لیکن انفنٹری میں خوشی کے ساتھ بھرتی ہوتے ہیں اور یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے۔ اگر کارخانوں میں یہ کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے پل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی طرح کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے"۔ (مشعل راہ جلد اول صفحہ 444-445)

غرضیکہ خلاصہ ان تمام نصائح کا یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو محنتی بننا چاہئے۔ وقت ضائع کرنے کی عادت سے بچنا چاہئے۔ اس بات کو ذہن میں پختہ کر لینا چاہئے کہ کوئی بھی کام حقیر نہیں ہوتا خواہ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو مانگ کر کھانے سے بہر حال بہتر ہے۔ سستی کاہلی اور بے کاری ہماری سب سے بڑی دشمن ہیں۔ ان سے دامن چھڑا کر ابتداء ہی سے ایسے کاموں کے سیکھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو مستقبل میں ہمارے لئے ایک عظیم سرمایہ ثابت ہو سکیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو بہت جلد نہ صرف ہم خود ترقی کر جائیں گے بلکہ ملک اور قوم کے لئے ایک مفید وجود بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34948 میں منصورہ منیب بنت مغفور احمد منیب قوم کھلر جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ منیب بنت مغفور احمد منیب دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد منیب والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار خان ولد حافظ عبدالکریم خان دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 34949 میں امتہ الاکبر ماریہ زوجہ مرزا توصیف احمد محمود پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/60000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 79.080 گرام مالیتی -/79000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الاکبر ماریہ زوجہ مرزا توصیف احمد محمود حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا توصیف احمد محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا رفیق احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم خواجہ محمد عبداللہ میر صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی جو حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت خواجہ عبدالرحمٰن میر صاحب رینج آفیسر آسنور کشمیر کے فرزند تھے مورخہ 17 جون 2003ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور 18 جون کو صبح ساڑھے نو بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب آف چنیوٹ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مرحوم نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے گھر میں رہ کر قادیان سے میٹرک کیا۔ پھر قادیان، ربوہ اور آخر میں راولپنڈی میں تجارت کرتے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ولادت

✪ محترمہ فرحت مجید صاحبہ فیصل ٹاؤن لاہور سے تحریر کرتی ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی سلیم احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کے طفیل 15 سال بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت بچہ کا نام عظیم سلیم عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم عبداللطیف صاحب کپورتھلوی ابن حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح، باعمر اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

✪ مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مینیجر نصرت آرٹ پریس کی ممانی جان محترمہ ناصرہ مسعود خورشید صاحبہ کو امریکہ میں گر جانے سے چوٹیں آئی ہیں۔ بہت تکلیف میں ہیں۔ اس سے ایک ماہ قبل ماموں جان مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کو بھی گر جانے سے بہت چوٹیں آئی تھیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرم منیر احمد صاحب مجوکہ ولد نادر محمد مجوکہ صاحب خوشاب کو دوسری دفعہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

✪ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مرزا توقیر احمد صاحب کو مورخہ 18 جون 2003ء کو کراچی میں بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام میکائیل ابراہیم رکھا گیا ہے۔ نومولود حضرت مصلح موعود کی نسل سے ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

ولادت

✪ مکرم ڈاکٹر (ہومیو) وسیم احمد مہار صاحب دارالنصر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں میری ہمشیرہ محترمہ نازیہ افتخار صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد سندھو صاحب لیکچرار صدر جماعت میانوالی بنگہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے کے بعد مورخہ 14 جون 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے "دانیہ افتخار" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم نصیر احمد صاحب مہار دارالنصر غربی حلقہ منعم ربوہ کی نواسی اور مکرم چوہدری نصراللہ خان صاحب سندھو کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ، باعمر، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سیکیورٹی گارڈ کی آسامیاں

✪ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شعبہ سیکیورٹی میں چند آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے حضرات جو سیکیورٹی کا تجربہ رکھتے ہوں اور ان کی عمر 45 سال سے کم ہو وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ لائیں۔ انٹرویو مورخہ 23 جون بروز سوموار صبح 7:30 بجے ہوگا۔ وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رہے۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پتہ درکار ہے

✪ مکرم طاہر قمر صاحب ولد چوہدری جلال الدین صاحب نے 1969ء میں دارالصدر غربی ربوہ سے وصیت کی۔ پچھلے 7 سال سے ان کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں۔ اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کر کے ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں اعلان شائع ہونے کے پندرہ دن تک رابطہ نہ کرنے پر ان کی وصیت منسوخی کیلئے پیش کر دی جائے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مذاکرات ناکام۔ فلسطینی وزیراعظم محمود عباس اور جہادی تنظیموں کے درمیان جنگ بندی کے لئے جاری مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ حماس اور دوسری تنظیموں نے عارضی جنگ بندی کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے اس سلسلے میں مزید وقت مانگ لیا ہے اور مذاکرات کسی پیش رفت کے بغیر ختم ہو گئے ہیں۔

غزہ میں راکٹ حملے۔ غزہ میں راکٹ حملوں اور مختلف علاقوں میں فائرنگ سے ایک یہودی لڑکی ہلاک ہو گئی۔ صیہونیوں نے رفاہ میں تین گھر مسمار کر دیئے۔ حماس نے اسرائیلی شہریوں کے خلاف حملے روکنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ فوج اور یہودی آبادکاروں کو نشانہ بنائے رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

امن سمجھوتہ۔ لائبیریا کی حکومت اور باغیوں کے درمیان امن سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں اور جنگ بندی عمل میں آ گئی ہے۔ معاہدے پر دستخط گھانا کے دارالحکومت اکرہ میں ہوئے۔

افغانستان کی تعمیر نو۔ افغانستان میں عدم استحکام کی وجہ سے تعمیر نو کے منصوبے خطرے سے دوچار ہو گئے ہیں۔ افغانستان کا ایک تہائی حصہ اقوام متحدہ کی امدادی سکیموں کی پہنچ سے باہر ہو گیا ہے۔ پوست کی پیداوار میں کوئی کمی نہیں ہوئی 80 این جی اوز نے مطالبہ کیا ہے کہ امدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے پورے ملک میں عالمی امن فوج تعینات کی جائے۔

4 کشمیری جاں بحق۔ بھارتی فوج نے جعلی مقابلے میں 4 کشمیری نوجوانوں کو جاں بحق کر دیا ہے۔ بانڈی پورہ میں ایک جھڑپ کے دوران 2 بھارتی ہلاک ہو گئے۔

لندن میں ایرانیوں کا مظاہرہ۔ لندن میں درجنوں ایرانی افراد نے فرانسیسی سفارت خانے کے باہر مظاہرہ کیا اور فرانس میں ایرانیوں کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ سفارتخانے کے باہر ایک شخص نے خود کو آگ لگالی جسے بجھاتے ہوئے 50 افراد بھی جھلس گئے اور معمولی زخمی ہوئے جبکہ خودسوزی کرنے والے کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ فرانسیسی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ فرانس میں گرفتار کئے جانے والے افراد ایرانی حکومت کے خلاف فرانس کو مرکز بنا رہے تھے۔

ایٹمی، کیمیائی یا حیاتیاتی حملے کا خطرہ۔ برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی 5 کے سربراہ نے ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ممالک پر کسی بھی وقت ایٹمی۔ کیمیائی یا حیاتیاتی حملے کا خطرہ ہے۔ دہشت گرد غیر روایتی ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں بہت جدید ہو چکے ہیں۔ جس کے ذمہ داران کے مدد کرنے والے بھگوڑے اور بدمعاش سائنس دان ہیں۔ یہ بھگوڑے سائنس دان القاعدہ سمیت دیگر دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں۔

عراق میں شیعہ سنی اختلافات عراق میں امریکی قبضے کے بعد ملک میں موجود سنی اور شیعہ فرقے شدید اختلافات کا شکار ہیں۔ یہ اختلافات غیر ملکی قبضے کے خلاف ردعمل کے حوالے سے ہیں۔ سنی امریکیوں سے جنگ کے حامی اور لڑائی میں مصروف ہیں۔ شیعہ سفارتکاری کے ذریعہ کوئی حل چاہتے ہیں۔

عراق جنگ سے سبق۔ شمالی کوریا نے کہا ہے کہ عراق جنگ سے یہ سبق ملتا ہے کہ خود کو غیر مسلح کرنا جنگ کو دعوت دینا ہے۔ حکومتی ترجمان نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کا پروگرام موجود ہے اور اس وقت تک یہ پروگرام ترک نہیں کریں گے جب تک امریکہ رعائتیں نہیں دیتا۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ کے لئے شمالی کوریا کے ایٹمی بحران سے زیادہ اہم مسئلہ اس وقت اور کوئی نہیں۔ شمالی کوریا کو حملے کی دھمکی نہیں دے رہے۔

آزادی کے مطالبہ سے دست بردار۔ چیچنیا کے علیحدگی پسندوں کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ وہ روس سے آزادی کے مطالبے سے دست بردار ہوتے ہیں اور چار سال سے جاری جنگ ختم کرنا چاہتے ہیں چیچن لیڈر اسلان مسخادوف نے کہا ہے کہ چیچن قیادت یہ بات تسلیم کر چکی ہے کہ چیچنیا کو روس سے آزاد کرا کر مکمل خودمختار ریاست بنانا ناممکن ہے لہذا علیحدگی پسند مجاہدین سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ روسی ایڈمنسٹریٹر نے کہا ہے کہ اصولی طور پر علیحدگی پسندوں سے کوئی معاہدہ ناممکن ہے لیکن اگر کوئی معاہدہ ہوگا تو ہتھیار ڈالنے اور گرفتاری دینے پر ہوگا۔ یہ علیحدگی پسند دہشت گرد چیچن عوام کی ٹریجڈی کے ذمہ دار ہیں۔

کینیڈا میں سارس سے ہلاکت۔ کینیڈا میں سارس سے متاثرہ افراد کی تعداد میں مسلسل کمی کے باوجود وزارت صحت نے ایک اور شخص کی ہلاکت کی خبر دی ہے۔ جس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 34 ہو گئی ہے۔

اردن میں پارلیمانی انتخابات۔ اردن میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں شاہی خاندان سے قریبی تعلق رکھنے والے آزاد امیدواروں نے 110 نشستیں حاصل کر لی ہیں جبکہ حزب اختلاف 16 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی۔ حزب اختلاف نے دھاندلی کے الزامات لگائے ہیں۔ کوئی خاتون انتخاب نہ جیت سکی۔

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب
✪ خلافت رابعہ کی فتوحات و ترقیات
✪ ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
○ مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
○ ربوہ میں بک سٹالوں پر دستیاب ہیں

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب				
جمعہ	20۔جون	زوال آفتاب	12-10
جمعہ	20۔جون	غروب آفتاب	7-19
ہفتہ	21۔جون	طلوع فجر	3-20
ہفتہ	21۔جون	طلوع آفتاب	5-00

سرحد پار کارروائیاں روکنے کا پیغام دے دیا۔

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ کشمیریوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں تک یہ پیغام پہنچایا جا چکا ہے کہ وہ سرحد پار کارروائیاں روک دیں۔ پاکستان سرحد پار دراندازی روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے تاہم اس کے مکمل خاتمہ کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ دنیا میں کوئی شخص بھی اس کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ بھارت نے ہمارے اقدامات کا مثبت جواب نہ دیا تو پاکستان میں کچھ عناصر میری حکومت پر ملکی مفادات کا سودا کرنے کا الزام لگا دیں گے۔ ہم بھارت کی طرف زیادہ گرمجوشی کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار ہیں، بھارت دوستی کے لئے اگر ایک قدم بڑھائے گا تو پاکستان دو قدم بڑھائے گا۔ وہ بی بی سی کو انٹرویو دے رہے تھے۔

پسماندہ علاقوں کی ترقی اولین ترجیح ہے۔

وزیر اعظم جمالی نے کہا ہے کہ کم ترقی یافتہ اور پسماندہ علاقوں کی ترقی اور عام لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ وہ بلوچستان کے ایک وفد سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کم ترقی یافتہ علاقوں کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

پنجاب اور سرحد میں طوفانی بارش 7 ہلاک۔

پنجاب اور سرحد کے مختلف علاقوں میں طوفانی بارش کے دوران حادثات میں 7 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ طوفان نے ہر طرف تباہی مچا دی۔ کھمبے اور درخت اکھڑ گئے درجنوں مکانات گر گئے۔ متعدد علاقوں میں 24 گھنٹے بجلی بند رہی۔ ریتالہ میں آم کی فصل تباہ ہو گئی، لاہور سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں درجہ حرارت کم ہو گیا۔ کراچی میں طوفان کی وجہ سے پروازیں اور ٹرینیں روک دی گئیں۔

ٹوکن ٹیکس اور ٹرانسفر فیس میں اضافہ

واپس۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبائی بجٹ میں موٹر سائیکل اور چھوٹی گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس اور ٹرانسفر فیس میں اضافہ واپس لے لیا ہے۔ اس امر کا اعلان انہوں نے پنجاب اسمبلی سے خطاب کے دوران کیا۔

پاکستان کو دشمن نہیں سمجھتے۔ اسرائیل نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان اسرائیلی ریاست تسلیم کرے تو اسے خوشی محسوس ہوگی۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل زوی گابے نے صدر پاکستان جنرل مشرف کے ٹی وی انٹرویو میں اسرائیل کے سفارتی تعلقات کے حوالے سے بیان پر کہا کہ ہم پاکستان کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ اس کے ساتھ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا چاہے تو ہمیں دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات سے خوشی ہوگی۔ گیند اب پاکستان کے کورٹ میں ہے۔

غروب آفتاب کا وقت 9 جولائی تک

بڑھتا رہے گا۔ ماہر فلکیات اور پنجاب یونیورسٹی شعبہ ریاضی کے سابق پروفیسر افتخار احمد چودھری نے کہا ہے کہ 17 جون سے سورج ایک منٹ لیٹ طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ عام لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ اس تاریخ تک سورج کے طلوع ہونے کا وقت کم ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوتا سال کے سب سے بڑے دن 22 جون کو دورانیہ 14 گھنٹے 16 منٹ ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سورج غروب ہونے کا وقت مسلسل 9 جولائی تک بڑھتا رہے گا۔

نوٹس برائے داخلہ

ایف اے۔ / ایف ایس سی

گورنمنٹ جامعہ نصرت

کالج پراسپکٹس مع فارم کالج ھذا کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں فارم مکمل کر کے جمع کرانے کی تاریخ 24 جون ہے۔ اور مورخہ 28 جون کو انٹرویو ہو گا۔ داخلہ فارم کے ہمراہ۔

1۔ میٹرک کی سند (2 عدد فوٹو کاپی) تصدیق شدہ۔
2۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ 1 عدد فوٹو کاپی تصدیق شدہ۔
3۔ رجسٹریشن کارڈ کی 1 عدد فوٹو کاپی تصدیق شدہ۔
4۔ ایک عدد رنگین فوٹو فارم پر چسپاں
5۔ سرپرست / والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی۔
6۔ بیرونی بورڈ سے مائیگریشن کی صورت میں N.O.C (اصل) نامکمل فارم ہرگز وصول نہیں کئے جائیں گے۔

لسٹ برائے داخلہ مورخہ 30 جون 2003ء کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائے گی۔

انٹرویو کے لئے داخلہ کمیٹی کے سامنے پیش ہونا لازمی ہے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
دکان 213649 رہائش 211649

نوٹس داخلہ سال اول

F.Sc (پری انجینئرنگ) F.A I.C.S

میٹرک پاس طلبہ سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں فوری طور پر کالج دفتر میں جمع کروا دیں۔ داخلہ 25 جون 2003ء سے شروع ہوگا۔

پرنسپل نیشنل کالج فار بوائز
Registered & Recognized
دارالصدر جنوبی۔ فون: 211787

ڈرائنگ، پینٹنگ کلاسز برائے طالبات
یکم جولائی سے آغاز
رابطہ: سلام سٹوڈیو آف آرٹ
آرٹسٹ: سید عبدالسلام رضوان BFA (NCA)
H.No.17/43 دارالعلوم وسطی
فون: 211939

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
نیز پرانے کولر اور گیزرز ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax042-6368734
E-mail:musazkhan786@hotmail.com

ہومیو پیتھک ادویات

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل
گولبازار ربوہ فون: 213156 فیکس: 212299

خالص سونے کے زیورات

قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دوکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29